Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

شیرومنی گرودوارہ پربندھک کمیٹی، امرتسر

بنام

میاں سنگھ (متوفی) بذریعہ بابا بنتا سنگھ

تاریخ فیصلہ: 14 جولائی، 1993

[مڈن موہن پنچھی اور کے راسوامی، جسٹس صاحبان]

سکھ گرودوارہ ایکٹ، 1925:

دفعہ 16(2)(iii)-کی تشریح-مذہبی ادارہ-اعلامیہ بطور سکھ گرودوارہ-اس طرح کے اعلامیے کے لیے ضروری شرائط-آیا زیر بحث ادارہ سکھ گرودوارہ ہے۔

سکھ گرودوارہ ایکٹ، 1925 کی دفعہ 7(1) پر، ایک گرودوارہ کے 50 سے زائد سکھ عبادت گزاروں کی طرف سے موصول ہونے والی درخواست پر، جس میں گرودوارہ کو سکھ گرودوارہ قرار دینے کی دعا کی گئی تھی، درخواست اور گرودوارہ سے تعلق رکھنے والی جائیدادوں کی فہرست ریاستی حکومت کی طرف سے نوٹیفائی کی گئی تھی اور جائیدادوں کے قبضے والے افراد کو نوٹس بھیجے گئے تھے۔

مدعاعلیہ، جو ادارے کے معمار کے شاگرد کے طور پر ادارے میں کامیاب ہوا تھا، نے ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت ریاستی حکومت کے سامنے ایک درخواست دائر کی، جس میں دعوی کیا گیا کہ مذکورہ گرودوارہ سکھ گرودوارہ نہیں تھا، اور یہ کہ وہ اس ادارے کا موروثی عہدہ دار تھا۔ سکھ گرودوارہ ٹریبونل جس کو اعتراض بھیجا گیا تھا، نے دیوانی ٹرائل کرنے کے بعد اعلان کیا کہ یہ ادارہ سکھ گرودوارہ ہے اور اعتراض کی درخواست کو مسترد کر دیا۔ شواہد کی دوبارہ تعریف پر، اپیل میں، عدالت عالیہ نے اعتراض کی اجازت دی اور ادارے کو سکھ گرودوارہ قرار دینے کے لیے بنائے گئے دعوے کو مسترد کر دیا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس عدالت کے سامنے اپیل میں، اپیل کنندہ-SGPC کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ دفعہ 16 (2) (iii) کو نہ تو مناسب طریقے سے سمجھا گیا تھا اور نہ ہی ثبوت کو ایکٹ کے سیکشن 16(2) (iii) کے حدود و قیود کے اندر سراہا گیا تھا۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1. اس سے پہلے کہ کسی گرودوارہ یا ادارے کو سکھ گرودوارہ قرار دیا جا سکے، یہ ثابت ہونا چاہیے کہ اس کی بنیاد سکھوں نے عوامی عبادت کے لیے رکھی تھی۔ محض یہ حقیقت کہ اسے دراصل دفعہ 7(1) کے تحت درخواست پیش کرنے سے پہلے اور اس کے وقت عوامی عبادت کے لیے استعمال کیا جا رہا تھا، واحد طور پر کوئی فائدہ نہیں ہے۔ سکھوں کے ذریعہ عوامی عبادت کے لیے ادارے کی بنیاد یا قیام کے بارے میں ثبوت ٹریبونل یا عدالت کے سامنے غیر یقینی ہے، جیسا کہ معاملہ ہو، کسی ادارے کو سکھ گرودوارہ قرار دینے کے SGPC کے دعوے کو برقرار رکھ سکتا ہے۔

گرموکھ سنگھ بنام رسالدار دیوا سنگھ و دیگران، اے آئی آر (1937) لاہور 577؛ آتما داس بنام تخت سنگھ و دیگران، اے آئی آر (1935) لاہور 809؛ لکشمن داس و دیگران بنام آتما سنگھ و دیگران، اے آئی آر (1935) لاہور 666؛ حرام داس بنام رور سنگھ و دیگران، (1935) 157 بھارتیہ مقدمات 142؛ رام پیارے بنام سردار سنگھ و دیگران، اے آئی آر (1937) لاہور 786؛ سندر سنگھ و دیگران بنام مہنت نارائن داس و دیگران، اے آئی آر (1934) لاہور 920 اور مہنت بدھ داس و دیگران، بنام SGPC، اے آئی آر (1978) پنجاب اور ہریانہ 39، کا حوالہ دیا گیا۔

نیو کولنز کنسائز ڈکشنری، (1983) ایڈیشن؛ ویبسٹرز کمپری ہینسو ڈکشنری، انٹرنیشنل ایڈیشن، حوالہ دیا گیا۔

1.2. عدالت عالیہ کو ایکٹ کی دفعہ 16(2)(iii) کی ضرورت کے بارے میں درست تاثر تھا اور وہ آزادی سے پہلے اور بعد کے دور میں اس توضیع کی تشریح کے لیے زندہ تھی۔ دوسری صورت میں بھی، دفاع میں مدعاعلیہ کے بیان پر ایک نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے فوری پیشرو نے اپنی جیب سے زمین خرید کر اس ادارے کی بنیاد رکھی تھی اور تقریباً 55 سال قبل ایک مختلف گاؤں کے دو سرداروں کے مواد کے کچھ تعاون سے عمارت تعمیر کی تھی۔ اس میں سکھوں کے ذریعے عوامی عبادت کے لیے استعمال ہونے والے ادارے کے قیام کی بات نہیں کی گئی ہے۔ اس کے بعد کے استعمال میں

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ماضی کا پتہ لگانے کے لیے کچھ مطابقت ہو سکتی ہے لیکن دعوی کرتے وقت ماضی کا پتہ لگانے سے گریز نہیں کیا جا سکتا۔

1.3. اپیل کنندہ کمیٹی کی جانب سے ٹریبونل کے سامنے کیے گئے اس اعتراف کے پیش نظر کہ یہ ثابت کرنے کے لیے براہ راست ثبوت کہ سکھوں کی طرف سے عوامی عبادت کے لیے قائم کردہ ادارہ مطلوب تھا اور اس پہلو پر مزید کچھ دستیاب نہیں ہے، ٹریبونل کے سامنے اس کے ذریعے جانچ پڑتال کیے گئے دو گواہوں کے بیانات میں، جن میں سے ایک 30 سال کا تھا دیگر 32 سال کا تھا، اور ادارہ ان کی پیدائش سے تقریباً 25 سے 30 سال پہلے قائم کیا گیا تھا، اپیل کنندہ کمیٹی کا دعوی قابل اعتبار نہیں ہے۔ یہ ٹریبونل کے سامنے صرف اعتراض کرنے والے اور اس کے گواہ کے بیانات سے نتائج اخذ کرنے پر کامیاب ہوا، اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ واحد مسئلے کے ثبوت کی ذمہ داری اس پر ہے۔ اس ذمہ داری کو محض اعتراض کنندہ کے ثبوت سے اخذ کردہ نتائج پر خارج نہیں کیا جا سکتا تھا۔ بلکہ بوجھ خود اپیل کنندہ-SGPC پر تھا کہ وہ ٹھوس، قابل اعتماد اور آزاد شواہد کے ذریعے یہ ثابت کرے کہ یہ ادارہ، اپنے قیام سے ہی سکھوں کی عوامی عبادت کے لیے تھا۔ کم از کم جہاں تک اس زمین کی خریداری کا تعلق ہے جس پر ادارہ تعمیر کیا گیا تھا، مناسب شواہد کے ذریعے، اعتراض کنندہ کی طرف سے پیش کردہ اس کے قیام کی تردید کی جا سکتی تھی۔ SGPC اس سلسلے میں ناکام رہی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 652، سال 1979۔

پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے باقاعدہ پہلی اپیل نمبر 252/63 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اجگر سنگھ اور دین دیال شرما۔

عدالت کا فیصلہ پنچھی جسٹس نے سنایا۔

یہ اپیل 10 اگست 1978 کے فیصلے کے حکم سے پیدا ہوئی ہے جسے چنڈی گڑھ میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے باقاعدہ پہلی اپیل نمبر 252، سال 1963 میں منظور کیا تھا۔

اپیل کنندہ، شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی، امرتسر، (جسے اس کے بعد 'SGPC' کہا گیا ہے) سکھ گوردوارہ ایکٹ، 1925 کی پیداوار ہے، (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے)۔ پنجاب کی ریاستی حکومت کو گوردوارہ کے سکھ عبادت گزاروں کی طرف سے ایکٹ کی دفعہ 7(1) کے تحت

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایک درخواست موصول ہوئی، جس میں رہائش کے لحاظ سے 50 سے زائد اہل افراد درخواست دیتے ہیں، اور گوردوارہ کو سکھ گوردوارہ قرار دینے کی دعا کرتے ہیں۔ ایکٹ کے سیکشن 7 کی ذیلی دفعہ (2) کے تقاضے کے مطابق، گوردوارہ کا نام گوردوارہ صاحب بارہ رکھا گیا تھا جو گاؤں بالیان، تحصیل اور ضلع سنگرور کی ریونیو اسٹیٹ میں واقع ہے۔ گوردوارہ سے تعلق رکھنے والی جائیدادوں کی ایک فہرست بھی دی گئی تھی، اس کے علاوہ ان جائیدادوں پر قبضہ کرنے والے افراد کے نام بھی دیے گئے تھے۔ ضرورت کے مطابق، دفعہ 7 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت، دفعہ 7(1) کے تحت درخواست کی اشاعت اور دفعہ 7(2) کے تحت فراہم کردہ جائیدادوں کی فہرست کو 1.11.1960 پر مطلع کیا گیا اور دفعہ 7(4) کے تحت ان جائیدادوں کے قبضے والے افراد کو نوٹس بھیجے گئے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ گوردوارہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

مدعاعلیہ میہان سنہا (اب متوفی اور نمائندگی کرنے والا) نے ریاستی حکومت کے سامنے ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت ایک درخواست دائر کی جس میں دعوی کیا گیا کہ مذکورہ گوردوارہ سکھ گوردوارہ نہیں تھا، اور یہ کہ وہ ادارے کا موروثی عہدہ دار تھا۔ ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت اعتراض کو فیصلے کے لیے ایکٹ کی دفعہ 12 کے تحت تشکیل کردہ سکھ گوردوارہ ٹریبونل کو بھیج دیا گیا۔ اس کے بعد ٹریبونل نے 7.4.63 پر یہ اعلان کرتے ہوئے ایک دیوانی ٹرائل کیا کہ یہ ادارہ ایک سکھ گوردوارہ ہے، جس نے میہان سنگھ کی طرف سے پیش کردہ اعتراض کی درخواست کو مسترد کر دیا۔ اپیل میں شواہد کی دوبارہ تعریف پر، عدالت عالیہ نے میہان سنگھ کے اعتراض کی اجازت دے دی جس نے ادارے کو سکھ گوردوارہ قرار دینے کے لیے بنائے گئے دعوے کو مسترد کر دیا۔ اس اپیل میں کوشش یہ ہے کہ ٹریبونل کے حکم کو بحال کیا جائے۔

ڈی ایس تیوتیا، جے، جنہوں نے عدالت عالیہ بنچ کی طرف سے بات کی، اپیل کے تحت فیصلے میں، ہر ثبوت کو بڑی محنت سے مد نظر رکھا: ثبوت بنیادی طور پر زبانی ہوتے ہیں، اور اس سے مناسب نتائج اخذ کرتے ہیں اور سکھ گوردوارہ ٹریبونل کے فیصلے اور حکم کو الٹ دیتے ہیں۔ عدالت عالیہ کے فیصلے کو جاری رکھتے ہوئے ہم اپیل کو مسترد کرنے کے لیے مائل تھے، اس لیے کہ ہم حقیقت کی تلاش میں خلل ڈالنا چاہتے تھے۔ تاہم، اپیل کنندہ SGPC کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل سردار اجگر سنگھ نے ہمیں اپیل کے ساتھ آگے بڑھنے کی ہدایت کی، کیونکہ ان کے مطابق، دفعہ 16(2) (iii) کو نہ تو صحیح طریقے سے سمجھا گیا تھا اور نہ ہی ثبوت کو سراہا گیا تھا۔ ایکٹ کی دفعہ 16(2)(iii)

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے حدود و قیود کے اندر۔ اس کے دلائل سے استیمال کو سمجھنے اور معاملے پر غور کرنے کے بعد، ہم اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لیے آگے بڑھتے ہیں۔

ایکٹ کی اسکیم اس طرح تیار کی گئی تھی، سب سے پہلے سکھ عبادت کی کچھ جگہوں کو، جن کے بارے میں کوئی ٹھوس شک موجود نہیں تھا، براہ راست شیڈول I میں شامل کرنے کے لیے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کا طریقہ کار ایکٹ کے دفعہ 3 میں دستیاب تھا اور ایک عوامی اعلامیے کے ذریعے، جیسا کہ اس میں تصور کیا گیا تھا، شیڈول شدہ گوردوارہ حتمی طور پر سکھ گوردوارہ ثابت ہوا جس کے بعد اس کا انتظام اور کنٹرول ایکٹ کے حصہ III کے تحت مذکور اداروں میں شامل ہوتا تھا۔ شیڈول I میں شامل نہ ہونے والے کسی ادارے کو حصہ III کی توضیعات کے تحت انتظام کے لیے رکھا جانا چاہیے یا نہیں، اس کا تعین 50 یا اس سے زائد عبادت گزاروں کی طرف سے مقررہ مدت کے اندر کی گئی درخواست پر کیا جاتا تھا جس میں عذراتات کو راغب کیا گیا تھا اور جن کا تعین سکھ گوردوارہ ٹریبونل کے ذریعے کیا گیا تھا۔ یہ ضروری حقائق پر مبنی نتیجہ ہے کہ ٹریبونل ایک مثبت اعلان کر سکتا ہے جس کے بعد ایکٹ کے حصہ III کی توضیعات کو لاگو کرنے کا مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ہاتھ میں موجود مقدمہ مؤخر الذکر زمرے کا ہے اور اسی وجہ سے 50 یا اس سے زائد عبادت گزاروں نے ایسا دعوی کیا، جس کا دعوی ہے کہ جب اعتراض کیا گیا تو اسے SGPC نے ٹریبونل کے سامنے قبول کیا تھا۔

ایسا لگتا ہے کہ ٹریبونل نے صرف ایک مسئلے پر غور کیا، یعنی آیا متنازعہ گوردوارہ سکھ گوردوارہ ہے، اور اس کے ثبوت کی ذمہ داری SGPC پر ڈال دی۔ قانون کی دفعہ 8 کے تحت اعتراض کی عرضی کو پیش کرنے کے میہان سنگھ کے حق پر سوال نہیں اٹھایا گیا، کیونکہ یہ ادارہ گلاب سنگھ نامی شخص نے بنایا تھا اور تعمیر کیا تھا اور جس کی موت پر میہان سنگھ اس ادارے میں اپنے 'چیلا' یا شاگرد کے طور پر کامیاب ہوا تھا۔

دفعہ 16(1) میں کہا گیا ہے کہ نافذ کسی دوسرے قانون میں کسی چیز کے باوجود اگر ٹریبونل کے سامنے کسی کارروائی میں یہ متدعویہ ہے کہ کسی گوردوارہ کو سکھ گوردوارہ قرار دیا جانا چاہیے یا نہیں، تو ٹریبونل مذکورہ گوردوارہ سے متعلق کسی بھی تنازعہ میں کسی دوسرے معاملے کی تحقیقات کرنے سے پہلے فیصلہ کرے گا کہ آیا اسے ذیلی دفعہ (2) کی توضیعات کے مطابق سکھ گوردوارہ قرار دیا جانا چاہیے یا نہیں۔ مزید ذیلی دفعہ (2) کی شق (iii) میں کہا گیا ہے کہ اگر ٹریبونل کو معلوم ہوتا ہے کہ گوردوارہ سکھوں کے ذریعے عوامی عبادت کے مقصد کے لیے قائم کیا گیا تھا اور سکھوں کے ذریعے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس طرح کی عبادت کے لیے استعمال کیا گیا تھا، تو دفعہ 7 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت درخواست پیش کرنے سے پہلے اور اس وقت ٹریبونل فیصلہ کرے گا کہ اسے سکھ گوردوارہ قرار دیا جائے اور اسی کے مطابق حکم درج کیا جائے۔ اس طرح، حقیقت کا تعین یہ ہے کہ آیا گوردوارہ، جیسا کہ اس کے 50 یا اس سے زائد عبادت گزاروں کا دعوی ہے کہ وہ سکھ گوردوارہ ہے اور یہ بنیادی طور پر فریقین کی طرف سے زبانی اور دستاویزی ثبوت کی نوعیت پر منحصر ہوگا۔ ایسے معاملات میں کوئی بھی دو فیصلے ایک جیسے نہیں ہو سکتے، شواہد کی تعریف کے لیے کوئی طے شدہ نمونہ تیار نہیں کیا جا سکتا۔ بنیادی طور پر معاملہ حتمی عدالت کے خیالات پر مبنی ہونا چاہیے، جو قانون میں فاضل مستثنیات کے تابع ہیں۔

غیر منقسم ہندوستان میں لاہور عدالت عالیہ کو ایکٹ کی دفعہ 16 (2)(iii) کے تحت تنازعات کو حل کرنے کے متعدد مواقع ملے اور اسے مذکورہ شق کے تقاضوں کے مطابق اظہار کرنے کا موقع ملا۔ اس عدالت کی طرف سے ہم آہنگ خیالات کا اظہار بعد میں لیکن مقدمے کے عنوانات کے بغیر کیا گیا ہے۔ کسی ادارے کو ایکٹ کی دفعہ 16 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (iii) کی تعریف کے اندر لانے کے لیے نہ صرف یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ اس ادارے کو عوامی سکھ عبادت کے لیے استعمال کیا گیا ہے بلکہ آزادانہ طور پر بھی کہ اس کی بنیاد اس طرح کی عبادت کے لیے رکھی گئی تھی۔ (اے آئی آر (1937) لاہور 577 دیکھیں۔

گرو گرنتھ صاحب کی عبادت کی طویل مدت کا وجود اس مفروضے کو نہیں بڑھاتا کہ عبادت کا وہی طریقہ مزار کی ابتدا پر رائج تھا۔ (اے آئی آر (1935) لاہور 809 دیکھیں۔ دفعہ 16 (2) (iii) کا اطلاق کرنے کے لیے ضروری دو الگ الگ معاملات کا ثبوت، پہلا یہ کہ یہ ادارہ سکھوں کے ذریعے عوامی عبادت کے مقصد کے لیے استعمال کیا گیا تھا، اور یہ کوئی ضروری نتیجہ نہیں ہے، جب کہ صرف ادارے کے صارف سے متعلق دوسری تجویز قائم کی گئی ہو (اے آئی آر (1935) لاہور 666 دیکھیں)۔ یہ سوال کہ آیا یہ ادارہ سکھوں کے ذریعے عوامی عبادت کے لیے استعمال کیا گیا تھا اور کیا اسے سکھوں کے ذریعے اس طرح کی عبادت کے لیے استعمال کیا گیا تھا، دو الگ الگ سوالات ہیں۔ یہ ثابت کرنے کے لیے کہ کوئی ادارہ سکھ گوردوارہ ہے، صرف دوسرے سوال پر تسلی بخش ثبوت پیش کرنا اور عدالت سے یہ نتیجہ اخذ کرنے کے لیے کہنا کافی نہیں ہے کہ یہ ادارہ عوامی عبادت کے مقصد سے قائم کیا گیا تھا۔ ((1935) 157 بھارتیہ مقدمات 142۔) یہ صورت حال کہ کوئی ادارہ پرانا ہے دعویدار کو مناسب اور کافی ثبوت دینے سے بری نہیں کرتا، حالانکہ یہ ایک ایسی حقیقت

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے جسے شواہد کا اندازہ لگانے میں مد نظر رکھنا پڑتا ہے۔(اے آئی آر (1937) لاہور 577 دیکھیں۔ عوامی اور نجی عبادت کے درمیان فرق کا نقطہ یہ ہے کہ عوام حق کے معاملے کے طور پر سابقہ کا سہارا لے سکتے ہیں جبکہ نجی عبادت گاہ کے معاملے میں ایسا نہیں کیا جا سکتا۔(اے آئی آر (1937) لاہور 786 دیکھیں۔دفعہ 8 کے تحت درخواست گزار کے لیے گوردوارہ کے وجود پر اختلاف کرنا کھلا ہے۔ گوردوارہ کی اصطلاح کی تشریح عبادت اجلاس کے طور پر کی جا سکتی ہے۔یہ صرف یہ دعوی کیا جا سکتا ہے کہ یہ سکھ گوردوارہ نہیں ہے۔دفعہ 7 کے تحت درخواست صرف 50 یا اس سے زائد نمازی پیش کر سکتے ہیں اور وہ درخواست تمام حقوق، عنوان یا مفادات وغیرہ کی فہرست کے ساتھ حکومت کی طرف سے دفعہ 7(3) کے تحت نوٹیفکیشن کے ذریعے شائع کی جاتی ہے۔جب اس طرح کا نوٹیفکیشن شائع کیا جاتا ہے، تو ایک موروثی عہدہ دار 90 دنوں کے اندر دفعہ 8 کے تحت درخواست دے سکتا ہے کہ اسے سکھ گوردوارہ نہ قرار دیا جائے۔(اے آئی آر (1934) لاہور 920 دیکھیں۔

آزادی کے بعد کے دور میں، مہنت بدھ داس ودیگران بنام SGPC، اے آئی آر (1978) پنجاب اور ہریانہ 39 میں پنجاب اور ہریانہ کی ایک مکمل بنچ نے بظاہر لاہور کے نظریے کا اعادہ کیا اور فیصلہ دیا کہ کسی ادارے کو سکھ گوردوارہ قرار دینے سے پہلے یہ ثابت ہونا چاہیے کہ گوردوارہ سکھوں کے ذریعے عوامی عبادت کے لیے استعمال کیا گیا تھا؛ کہ یہ دراصل سکھوں کے ذریعے عبادت کے لیے استعمال کیا جا رہا تھا؛ اور اسے سکھوں کے ذریعے دفعہ 7 کے تحت درخواست پیش کرنے سے پہلے اور اس کے وقت عوامی عبادت کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔

یہاں تک کہ انگریزی لغت بھی SGPC کے معاملے کو آگے نہیں بڑھاتی ہے۔جیسا کہ نیو کولنز کنسائز ڈکشنری، 1983 ایڈیشن میں دیا گیا ہے، لفظ 'اسٹاپ' کا معنی یہ ہے: 1. کسی محفوظ جگہ، حالت، نوکری وغیرہ میں محفوظ یا مستقل بنانا۔2. مستقل بنیادوں پر (تنظیم وغیرہ) بنانا یا قائم کرنا۔ویبسٹر کی جامع لغت (بین الاقوامی ایڈیشن) کے مطابق، لفظ 'قائم' کا مطلب ہے: 1. طے کرنا یا مضبوطی سے ٹھیک کرنا: مستحکم یا مستقل بنائیں۔2. قائم کرنا؛ پایا، ایک ادارے یا کاروبار کے طور پر۔3. کاروبار، حیثیت وغیرہ میں انسٹال (خود یا کسی اور کے لیے) قائم کرنا۔

اس طرح، ہمارے خیال میں، اصول اور بصورت دیگر، قانون مضبوطی سے جڑا ہوا ہے اور اس بات کو پختہ بنیاد پر رکھا گیا ہے کہ اس سے پہلے کہ کسی گوردوارہ یا ادارے کو سکھ گوردوارہ قرار دیا جا سکے، یہ ثابت ہونا چاہیے کہ اس کی بنیاد اس کے آغاز پر سکھوں نے عوامی عبادت کے لیے رکھی

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھی۔ محض یہ حقیقت کہ اسے دراصل دفعہ 7(1) کے تحت درخواست پیش کرنے سے پہلے اور اس کے وقت عوامی عبادت کے لیے استعمال کیا جا رہا تھا، واحد طور پر کوئی فائدہ نہیں ہے۔ سکھوں کے ذریعہ عوامی عبادت کے لیے ادارے کی بنیاد یا قیام کے بارے میں ثبوت ٹریبونل یا عدالت کے سامنے غیر یقینی ہے، جیسا کہ معاملہ ہو، کسی ادارے کو سکھ گوردوارہ قرار دینے کے SGPC کے دعوے کو برقرار رکھ سکتا ہے۔اس پہلو پر عدالت عالیہ نے اپنی رائے کا اظہار اس طرح کیا:

> "ہماری رائے میں میہان سنگھ کی گواہی کی بہترین تشریح سے بھی یہ ظاہر نہیں ہوگا کہ انہوں نے اعتراف کیا کہ جب یہ ادارہ قائم ہوا تو گلاب سنگھ نے اسے سکھوں کی عوامی عبادت کے لیے وقف کیا تھا۔ان کا یہ اعتراف کہ گلاب سنگھ ایک سخت سکھ تھے؛ کہ گرو گرنتھ صاحب کو اس میں رکھا گیا تھا اور عبادت کے واحد مقصد کے طور پر ان کی پوجا کی جاتی تھی یا یہ کہ گلاب سنگھ نے سکھ کی تمام 'راحتیں' انجام دیں، یہ ظاہر نہیں کرے گا کہ گلاب سنگھ نے ابتدا میں اس ادارے کو سکھوں کے ذریعے عوامی عبادت کے لیے وقف کیا تھا۔"

ہم عدالت عالیہ کے مذکورہ بالا فیصلے کو پریشان کرنے یا اس کے پیچھے جانے کے لیے راضی نہیں ہیں۔عدالت عالیہ، جیسا کہ ہمیں لگتا ہے، ایکٹ کی دفعہ 16(2)(iii) کے تقاضے کے بارے میں درست تاثر رکھتی تھی اور آزادی سے پہلے اور بعد کے دور میں توضیع کی مداخلت کے لیے زندہ تھی۔دوسری صورت میں بھی دفاع میں میہان سنگھ کے بیان پر ایک نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے فوری پیشرو گلاب سنگھ، جو فوج سے سبکدوش ہو چکے تھے، نے اپنی جیب سے زمین خرید کر اس ادارے کی بنیاد رکھی تھی اور تقریباً 55 سال قبل ایک مختلف گاؤں چنا کے دو سرداروں کے ذریعے بنائے گئے مواد کے کچھ حصے سے اس عمارت کی تعمیر کی تھی۔اس میں سکھوں کے ذریعے عوامی عبادت کے لیے استعمال ہونے والے ادارے کے قیام کی بات نہیں کی گئی ہے۔اس کے بعد کے استعمال میں ماضی کا پتہ لگانے کے لیے کچھ مطابقت ہو سکتی ہے لیکن دعوی کرتے وقت ماضی کا پتہ لگانے سے گریز نہیں کیا جا سکتا۔ایسا لگتا ہے کہ ٹریبونل بھی اس سوال کے لیے زندہ تھا کیونکہ اس نے مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"مدعا علیہ کے قابل وکیل شری ہرچران سنگھ صاف طور پر تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ثابت کرنے کے لیے براہ راست ثبوت کی ضرورت ہے کہ یہ ادارہ سکھوں کے ذریعے عوامی عبادت کے لیے قائم کیا گیا تھا۔"

SGPC کے وکیل کے مذکورہ بالا اعتراف اور ٹریبونل کے سامنے اس کے ذریعے جانچ کیے گئے دو گواہوں کے بیانات میں اس پہلو پر مزید کچھ دستیاب نہ ہونے کے پیش نظر، جن میں سے ایک کی عمر 30 سال اور دوسرے کی عمر 32 سال ہے، اور ادارہ ان کی پیدائش سے تقریباً 25 سے 30 سال پہلے قائم کیا گیا تھا، SGPC کا دعوی قابل اعتبار نہیں ہے۔ یہ ٹریبونل کے سامنے صرف اعتراض کرنے والے اور اس کے گواہ کے بیانات سے نتائج اخذ کرنے پر کامیاب ہوا، اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ واحد مسئلے کے ثبوت کی ذمہ داری اس پر ہے۔ اس ذمہ داری کو محض اعتراض کنندہ کے ثبوت سے اخذ کردہ نتائج پر خارج نہیں کیا جا سکتا تھا۔ بلکہ یہ بوجھ خود SGPC پر تھا کہ وہ ٹھوس، قابل اعتماد اور آزاد شواہد کے ذریعے یہ ثابت کرے کہ یہ ادارہ اپنے قیام سے ہی سکھوں کی عوامی عبادت کے لیے تھا۔ کم از کم جہاں تک اس زمین کی خریداری کا تعلق ہے جس پر ادارہ تعمیر کیا گیا تھا، مناسب شواہد کے ذریعے، اعتراض کنندہ کی طرف سے پیش کردہ اس کے قیام کی تردید کی جا سکتی تھی۔ SGPC اس سلسلے میں ناکام رہی۔

معاملے کے سابقہ نقطہ نظر کے لیے، ہمارے لیے یہ واضح ہے کہ SGPC، اپیل کنندہ کے پاس عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کو تبدیل کرنے کا کوئی معاملہ نہیں تھا۔ اس طرح ہمیں اس فیصلے اور حکم کی توثیق کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے۔ اس کے مطابق، ہم اپیل کو مسترد کرتے ہیں، لیکن اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں دیتے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔